# ارمغانِ رضا

محمد احمد رضا خان افغانی

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

المختار پبلی کیشنز

۲۵۔ جاپان مینشن، رضا چوک، ریگل صدر، کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

# ارمغانِ رضا

محمد احمد رضا خان افغانی

مرتبہ

پروفسور دکتر محمد مسعود احمد

ناشر

المختار پبلی کیشنز

۲۵۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، کراچی

۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء

نام کتاب ——— ارمغان رضا

مصنف ——— محمد احمد رضا خان افغانی

مرتب ——— پروفسور دکتر محمد مسعود احمد

صفحات ——— ۳۲

نگران نشر ——— اقبال احمد اختر القادری

سال نشر ——— ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء

حرف چینی ——— ہائی کمپوزنگ ماسٹرز'

۳/۶۶ مارٹن کوارٹرز کراچی

فون - ۴۹۲۸۱۲۹

محل ناشر ——— المختار پبلی کیشنز' کراچی

ہدیہ ——— ۱۰ روپے

## مقامات طلب

☆

- المختار پبلی کیشنز ۲۵' جاپان مینشن' رضا چوک (ریگل) صدر' کراچی ۷۴۴۰۰'
فون۔ ۷۷۷۱۲۱۹ - ۷۷۲۵۱۵۰
- مکتبہ رضویہ' آرام باغ' گاڑی کھاتہ' کراچی۔۷۴۰۰۰' فون۔ ۲۱۶۴۶۴
- مکتبہ قادریہ' جامعہ نظامیہ رضویہ' اندرون لوہاری گیٹ' لاہور
- المجمع الاسلامی' جامعہ اشرفیہ' مبارکپور' اعظم گڑھ (بھارت)
- اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ' مصطفیٰ کالونی' ۵-بی-۲' گلشن احمد رضا' نارتھ
کراچی-۷۵۸۵۰

کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ کہ از اعاظم شیوخ

قادریہ بودند، کردند، وحال آں بود کہ شیخ موصوف ز چند سال از

زویہ خود بیروں نمی آمدند، محض بنور ولایت قدوم شریف،

ایشاں را دریافت کردہ باستقبال شتافتند و باعزاز و اکرام در منزل

خود بردہ توجہات بر گماشتہ ۷

اللہ اکبر عارف کامل حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ کئی سال سے گوشہ نشین تھے اور باہر نہ آتے تھے، لیکن حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی باطنی نورانیت اور کمالات کو چشم باطن سے ملاحظہ فرما کر فوراً باہر تشریف لائے، گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور پھر جو دینا تھا دیا۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے امام اعظم ثانی تھے، ان کے سوانح نگاروں نے امام اعظم ثانی لکھا ہے چناں چہ دلیل الذاکرین میں لکھا ہے۔

سندھ کے اس دور کے ایک متبحر عالم قاضی احمد نہ جن کو ان کے

علم و فضل کی وجہ سے امام اعظم ثانی کہا جاتا تھا۔ ۸

وہ حکومت وقت کی طرف سے عہدہ قضا پر بھی مامور تھے، ۹ اس لئے ان کو "قاضی" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد زماں شاہ علیہ

الرحمہ (لواری شریف، سندھ) کی رفعت و عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گربخشانی حضرت قاضی احمد کی فضیلت علمی کا ضمناً اس طرح حوالہ دیتے ہیں۔

اسی زمانے کے زبردست عالم اور فاضل سید محمد اور قاضی احمد (علیہا الرحمہ) بار بار کہتے تھے کہ اتنے علم و دانش کے ہوتے ہوئے بھی ہم اپنے آپ کو آپ کے سامنے اس بچے کی طرح سمجھتے ہیں جو ابھی ابھی مکتب میں داخل ہوا ہو ۱۰

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین اور حج سے مشرف ہوئے۔ آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ اور حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہا الرحمہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیارت حرمین طیبین اور حج بیت اللہ شریف سے سرفراز ہوئے۔۔۔۔ مولانا محمد صالح شوق نامہ کے دیباچے میں فرماتے ہیں۔

در اثناء راہ حرمین الشریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً کہ از کثرت انجذابات محبت و فرط اشتیاق و ذواق ایں سفر کہ پاتے پیادہ اختیار نمودہ ۱۱

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہی تحریر فرمایا ہے۔ ۱۲

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زمان علیہ الرحمہ (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء)[۱۲] سے بیعت تھے اور آپ ہی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ مکتوبات شریف کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ نے اس سلسلے میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی مدد فرمائی چناں چہ مولانائے موصوف کے نام ایک مکتوب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

فقیر از سرتا پائے مرہونہ منت شما است۔۔۔ فی الجملہ وسیلہ وصول مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز، چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد محبوب تر بید داشت، پس گویا شما ہم یک وسیلہ وصول مابودید۔

اگر ہر موئے من گردد زبانے

زتو رانم بہر یک داستانے [۱۳]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا چناں چہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے ذریعہ ان کو ایک پیغام بھجوایا اور تحریر فرمایا:۔

و دیگر آں چہ لائق اظہار نہ بود بسیادت و صفوت مرتبت، حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمانیدہ شد، انشاء اللہ تعالی شمارا

خواجہ فہمائید [15]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، اپنے مرشد طریقت حضرت خواجہ محمد زمان علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ مثلاً ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

بازبشتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ [16]

دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

بعد سلام سنت اسلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ بعد
مضی ماہ رمضان مبارک عزم زیارت مرشد السالکین، قطب
الاقطاب حضرت مرشد جیو قدس سرہ کہ در لواری شریف
است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کردہ بزیارت مزار
مبارک فائز گردیدہ بسلامت مراجعت نمودہ شود۔ [17]

خواجہ محمد زمان علیہ الرحمہ کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ چناں چہ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ نے حضرت محمد علی دستار کی خدمت میں حضرت قاضی احمد کی حاضری اور شرف خلافت واجازت سے نوازے جانے کا اس طرح ذکر کیا ہے:۔

زبدۂ مشائخ کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ۔۔۔ با
عزاز واکرام در منزل خود بردہ توجہات برگماشتہ چناں کہ

در آں وقت تاثیر توجہ کاملہ ایشاں در دیوار وسقف مر تقی می

شد اماز کمال سعت مشربی حضرت حاجی احمد آں ہمہ القابمنزلہ

قطرہ نسبت بمحیط می نمود تاکہ دادند آں چہ دادند و بارشاد ایں

طریقہ (قادریہ) نواختند۔ [18]

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ اسی مکتوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ جس

خاندان میں بیعت ہو خلیفہ کو چاہئیے کہ اسی خاندان کو فروغ دے خواہ اس کو دوسرے

خاندان میں اجازت ہو۔ چناں چہ استدلالاً حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر کرتے

ہوئے فرماتے ہیں۔

وبا وجود ایں ہمہ سند کہ حضرت حاجی احمد بارشاد ایں طریقہ

(قادریہ) مجاز شدہ بود گاہے بترویج طریقہ علیہ قادریہ لب نمی

کشود۔ [19]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے برگزیدہ

خلیفہ تھے جن کا روحانی فیض دور و نزدیک پھیلا۔۔۔بلوچ خاں نے فردوس العارفین

میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے پیر بھائی حافظ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ (جو چالیس

برس تک خواجہ محمد زماں شاہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے) کے حوالے سے حضرت

خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے ممتاز خلفاء کے حالات بیان کیے ہیں، ان میں ان خلفاء

کے نام ملتے ہیں۔

۱۔ شیخ عبدالرحیم گرہوڑی علیہ الرحمہ

۲۔ خواجہ حاجی ابو طالب اکھامانی علیہ الرحمہ

۳۔ حاجی صالح سکرنڈی الکہراتی علیہ الرحمہ

۴۔ خواجہ سیف اللہ حاجی پدایت اللہ علیہ الرحمہ

۵۔ شیخ حاجی طاہر علیہ الرحمہ

۶۔ خواجہ مومن مست علیہ الرحمہ

۷۔ شیخ الیاس علیہ الرحمہ

۸۔ شیخ محمد عینی علیہ الرحمہ

۹۔ شیخ محمود مست علیہ الرحمہ

۱۰۔ حافظ سچیدنہ علیہ الرحمہ۔[۲۰]

تعجب ہے کہ بلوچ خاں نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر نہیں کیا، ممکن ہے کہ شیخ کے زمانہ حیات میں حضرت قاضی احمد اتنے مشہور معروف نہ ہوں اور شہرت و مقبولیت بعد میں حاصل ہوئی ہو۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا فیض دور و نزدیک پھیلا۔ آپ کے خلفاء میں حضرت شاہ حسین مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء) نہایت ہی

جلیل القدر خلیفہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت موصوف کے خلفاء کی تعداد ۳۰۰ سے متجاوز تھی۔۔۔۔ حضرت شاہ حسین تقریباً ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء تک مستفیض ہوتے رہے پھر اجازت و خلافت سے نوازا گیا۔ سنہ مذکور ہی میں زیارت حرمین و شریفین اور حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے۔ تقریباً ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء میں آپ نے سلسلہ بیعت و ارشاد کا آغاز فرمایا [۲۱]۔۔۔۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں برابر حاضر ہوتے رہے چناں چہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ [۲۲]

حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے خلفاء میں حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) نھایت ہی عظیم المرتبت خلفیہ تھے۔ اور اس عہد کے فاضل جلیل اور عارف کامل تھے۔ آپ کے ذریعہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں خوب پھولا پھلا۔ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ اسی دریائے معرفت کے فیض یافتہ تھے۔۔۔ یہ فقیر اس سلسلۂ عالیہ سے وابستہ ہے۔

۱۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

۲۔ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ [۲۳]

۳۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ [۲۴]

۴۔ حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ (خلف اکبر حضرت سید امام علی شاہ) [۲۵]

۵۔ حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ (جد امجد حضرت مفتی محمد مظہر اللہ شاہ علیہ الرحمہ) [۲۶]

۶۔ بابا امیر الدین علیہ الرحمہ [۲۷]

۷۔ حضرت مولانا رکن الدین شاہ علیہ الرحمہ [۳۰]

۸۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ [۲۸]

۹۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ [۲۹]

۱۰۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری علیہ الرحمہ

۱۱۔ حضرت مفتی محمد محمود صاحب الوری علیہ الرحمہ

۱۲۔ صاحب زادہ میاں محمد جمیل احمد شرقپوری

۱۳۔ علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ

۱۴۔ علامہ مفتی محمد مشرف احمد علیہ الرحمہ

۱۵۔ حافظ قاری محمد احمد علیہ الرحمہ

۱۶۔ صاحب زادہ مفتی ابو الخیر محمد زبیر

۱۷۔ حکیم قاضی مشتاق احمد حیدری مدظلہ العالی

۱۸۔ ابوالسرور محمد مسرور احمد وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کو موضع قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) میں آپ کا وصال ہوا۔ محمد امین نقشبندی نے یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا ہے:۔

جنید وقت خود مخدوم مرحوم
بجنت رفت رب اغفرہ و ارحم
چو در علم طریقت پیشوا بود
شدہ تاریخ وصلش "پیر اعظم" ۲۱
۱۲۲۳ھ

دوسرے مادہ ہائے تاریخ یہ ہیں:۔

ع شاہ شمس جہاں بود سایہ فردوس
ع لقد جائت رسل ربنا بالحق

ہر سال ۱۵ اور ۱۶ ذیقعدہ کو موضع قاضی احمد میں آپ کا عرس شریف ہوتا ہے اور دور و نزدیک سے مریدین و معتقدین شریک ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی اولاد کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہو

سکیں البتہ مکتوبات شریف اور شوق نامہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحب زادے تھے جن کا نام محمد صالح تھا۔ اور عالم و عارف تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے ہاں ایک صاحب زادی بھی تولد ہوئی تھیں۔ دوسرے عزیز و اقارب کے نام بھی مکتوبات شریف میں ملتے ہیں ممکن ہے ان میں بھی بعض فرزندان حقیقی اور فرزندان نسبتی ہوں۔ بہر کیف مولانا محمد صالح کے بارے میں حتمی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ ایک مکتوب گرامی میں پیر محمد جیو علیہ الرحمہ کو مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی شادی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

شادی بر خوردار محمد صالح بتاریخ بیست و ہفتم شہر حال شب سہ شنبہ مقرر است۔ امید کہ مہربانی کردہ بتاریخ مذکور مع قبائل آمدہ شریک شادی شوند و فقرائے آں جاں را کہ وابستگان ایں دعاگو است ہمراہ آرند۔ [۳۲]

مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ کا دیباچہ لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

ایں فقیر قلیل البضاعتہ اعنی فقیر محمد صالح کہ در صورت فرزند حضرت ایشاں جیو (قاضی احمد) است و در حقیقت غلام غلاماں۔ [۳۳]

ایک مکتوب گرامی سے صاحب زادی کی ولادت کا پتا چلتا ہے:۔

جان من! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است [۳۴]

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے ان عزیزوں کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں:۔

(۱) میاں عبدالستار (مکتوب نمبر ۲۰)

(۲) میاں عبدالحکیم (مکتوب نمبر ۲۸)

(۳) امام الدین (مکتوب نمبر ۳۲)

(۴) محمد علی وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سردست مکتوبات شریف اور شوق نامہ کا علم ہو سکا لیکن قیاس یہی کہتا ہے کہ آپ کی اور تصانیف بھی ہوں گی کیوں کہ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم و عارف تھے اور معلّم و مدرس بھی۔۔۔۔

مکتوبات شریف کا قلمی نسخہ موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر فیض محمد صاحب مدظلہ کے پاس محفوظ تھا۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ کے پر پوتے حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی علیہ الرحمہ جب خانقاہ قاضی احمد میں حاضر ہوتے تو حضرت سجادہ صاحب موصوف سے یہ نسخہ اپنے ہمراہ پنجاب (ساھیوال) لے گئے جہاں آپ مقیم تھے۔ کچھ عرصے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس قلمی نسخے کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ حسن اتفاق حضرت سجادہ صاحب نے اس نسخے کی نقل کرالی

تھی۔ یہ نقل مولوی فضل اللہ نے ۱۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو مکمل فرمائی۔۔۔

۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو راقم حضرت سجادہ صاحب سے ملاقات اور زیارت روضہ شریف کے لئے قاضی احمد حاضر ہوا۔ حضرت سجادہ صاحب نے ازراہ عنایت و کرم یہ نقل مرحمت فرمائی جس سے استفادہ کر کے یہ مقالہ مرتب کیا گیا اس نقل شدہ نسخے میں بعض مقامات پر اغلاط محسوس ہوتی ہیں لیکن چوں کہ مکتوبات کا کوئی دوسرا صحیح نسخہ نہ مل سکا اس لئے تصحیح نہ کی جا سکی۔ اس نقل شدہ نسخے کے ساتھ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ بھی ہے جو نظم و نثر میں ہے اور موضوع تصوف ہے۔ شوق نامہ دوران حج جذبات شوق و محبت میں قلم بند کیا گیا ہے اس لئے نہایت ہی اثر انگیز ہے۔ حضرت قاضی احمد کے صاحب زادے مولوی محمد صالح نے بعض عبارات کی تشریح کی ہے۔ جہاں کہیں اس قسم کا تشریحی و توضیحی اضافہ ہے وہاں "اقول" لکھ کر متن سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

مکتوبات شریف میں سنین کا اہتمام نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایسے شواہد موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے وصال (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) کے بعد لکھے گئے ہیں۔ حضرت قاضی احمد کا وصال ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء میں ہوا۔ اس طرح مکتوبات شریف ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء اور ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کے درمیان لکھے گئے ہیں۔

مکتوبات شریف کے مکتوب الیہم کتنی حضرات ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

(۱) مولوی محمد امین (مکتوب نمبر ۱،۲)

(۲) پیر محمد جیو[۳۵] (مکتوب نمبر ۱،۲،۳۶ اور ۳۷ کے علاوہ تمام مکتوبات انھیں کے نام ہیں)

(۳) فیض محمد جیو (مکتوب نمبر ۸)

(۴) ملا محمد احسن و ملا محمد عارف (مکتوب نمبر ۱۷)

(۵) وڈیرہ شاہ محمد (مکتوب نمبر ۳۷)

(۶) میاں متھل (مکتوب نمبر ۳۶)

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے اس عہد کے علماء وصوفیہ اور شرفاء و رؤساء کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نام مکتوبات شریف میں آتے ہیں:-

(۱) حضرت ایشاں جیو (۲) مولوی محمد یار (۳) نصیر کر گیچ (۴) شیخ عبدالرحیم گرہیہ (۵) میاں صدر الدین (۶) وڈیرہ خیر اتڑ (۷) وڈیرہ حرمت خاں اتڑ (۸) ملا محمد احسن (۹) ملا محمد عارف (۱۰) سید میر محمد بقا شاہ (۱۱) میاں متھل (۱۲) شہاب الدین (۱۳) فیض محمد (۱۴) میاں جتیل (۱۵) وڈیرہ محمد حیات (۱۶) وڈیرہ شاہ محمد (۱۷) میاں عبدالجلیل (۱۸) میاں نظر علی (۱۹) میاں سید علی اکبر عارف (۲۰) بہادر خاں (۲۱) سلطان (۲۲) حاجی مراد (۲۳) محمد ابو الحسن (۲۴) میاں

اسمعیل

اب ہم حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پیش کرتے ہیں جو اسرار و معارف کا خزینہ اور علم و حکمت کا گنجینہ ہیں۔

نوٹ۔ یہ مقالہ سترہ سال قبل ۱۹۷۹ء میں قلم بند کیا گیا تھا عدیم الفرصتی کی وجہ سے بغیر کسی ترمیم و اضافے کے شائع کیا جارہا ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
۸/ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ
۱۸/ جنوری ۱۹۹۷ء
(کراچی۔ سندھ)

## حواشی و حوالہ جات

۱۔ قاضی احمد: شوق نامہ مکتوبہ ۱۹۶۸ء، قلمی

۲۔ مولانا زید ابوالحسن فاروقی فاضل جامعہ ازہر (مصر) اس خیال کے مؤید ہیں۔ (بحوالہ مکتوب مفتی محمد مکرم احمد از دہلی محررہ ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء)

نوٹ۔ حضرت شاہ ولی اللہ کا وصال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء میں ہوا اور حضرت قاضی احمد کا ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں، گویا استاد کا انتقال شاگرد کے ۴۸ برس بعد ہوا۔ اس تفاوت زمانی کے پیش نظر حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ حضرت شاہ صاحب، حضرت قاضی صاحب کے شاگرد تھے۔ مسعود

۳۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۶

۴۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱۰

حضرت امام علی شاہ (۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء، تا ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) جلیل القدر عالم و عارف تھے، مزار مبارک مکان شریف (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب، بھارت) میں واقع ہے۔ مسعود

۶۔ حضرت شاہ حسین (۱۱۸۰ھ / ۱۷۶۶ء، تا ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) حضرت قاضی احمد کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ مزار مبارک مکان شریف میں ہے۔ مسعود

۷۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱

۸۔ اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء، ص ۳۰۷

۹۔ محمد امین نقشبندی: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۰

۱۰۔ ڈاکٹر گر بخشانی: اولیاء لواری شریف (مترجمہ عبدالکریم جان محمد تالپور)، شائع کردہ لواری شریف، ۱۹۷۵ء

۱۱۔ قاضی احمد: شوق نامہ (قلمی) دیباچہ از مولانا محمد صالح

۱۲۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱، ص ۵

۱۳۔ تفصیلی حالات کے لئے مندرجہ ذیل ماخذ سے رجوع کریں۔

(ا) نظر علی: مرغوب الاحباب (قلمی) مولفہ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء

(ب) بلوچ خان: فردوس العارفین (قلمی) مولفہ ۱۲۰۱ھ مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(ج) عبدالرحیم گرہوڑی: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(د) محمد بلال: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(ہ) محمد سعید: صقال الضمائر و المباھرۃ للسرائر، (مولفہ ۱۳۰۲ھ) مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء

(و) اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء

۱۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی)، مکتوب نمبر ۱

۱۵۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱

۱۶۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۶

۱۷۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۲۲

۱۸۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، ص ۱۰۵

۱۹۔ ایضاً، ص ٦

۲۰۔ بلوچ خاں : فردوس العارفین (قلمی) مولفہ رمضان المبارک ۱۲۰۱ھ، مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ

۲۱۔ قائم الدین قانون گو نے ذکر مبارک (مطبوعہ امرتسر ۱۹۴۰ء) کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے مفصل حالات آ گئے ہیں۔۔۔۔ پروفیسر معراج الدین قریشی نے بعنوان "خاندان ذیشان" ایک مقالہ قلم بند کیا تھا جو ماہنامہ الجامعہ (جامعہ محمدی شریف، شمارہ اگست و ستمبر ۱۹۷٦ء) میں شائع ہو گیا ہے۔ اس مقالے میں حضرت کے مجمل حالات آ گئے ہیں۔ مسعود

۲۲۔ ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت قاضی احمد، مکتوب نمبر ۱

۲۳۔ (ا) قائم الدین : ذکر مبارک، مطبوعہ امرتسر ۱۹۴۰ء

(ب) معراج الدین : خاندان ذیشان، مطبوعہ الجامعہ (جامعہ محمدی شریف، جھنگ)، شمارہ اگست و ستمبر ۱۹۷٦ء

۲۴۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹٦۹ء

(ب) محمد ابراہیم : خزینہ معرفت، مطبوعہ ۱۹۳۱ء

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی : حدیقۃ الاولیاء، لاہور ۱۳۹٦ھ / ۱۹۷٦ء، ص ۱۴۳۔۱۴۵

۲۵۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹٦۹ء

(ب) صادق علی شاہ : تفسیر صادقی (قلمی) مکتوبہ ۱۳۴۹ھ ۔

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی : حدیقۃ الاولیاء، لاہور ۱۳۹٦ھ / ۱۹۷٦ء، ص ۱۴۵

۲٦۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

(ب) محمد مسعود احمد : مقدمہ فتاویٰ مسعودی (زیر طبع)

(ج) اولیائے نقشبند نمبر، ماہنامہ نور اسلام (شرقپور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۸۴

۲۷۔ محمد امین شرقپوری : اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء

۲۸۔ محمد امین شرقپوری : اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء

۲۹۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی، ۱۹٦۹ء

(ب) محمد مسعود احمد : حیات مظہری، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۴ء

(ج) آفتاب احمد قریشی : تحریک پاکستان کے کارکن، (زیر طبع)

(د) اولیائے نقشبند نمبر، ماہنامہ نور اسلام (شرقپور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۹۱

۳۰۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

(ب) محمد محمود مفتی: مصباح السالکین فی احوال رکن الملۃ والدین، مطبوعہ دہلی ۱۹۳۶ء

۳۱۔ محمد امین نقشبندی: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۷

نوٹ:۔ درگاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین پیر فیض محمد صاحب نے ایک ملاقات میں سنہ وفات ۱۲۲۵ھ بیان فرمایا۔ واللہ اعلم۔ مسعود

۳۲۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۲۲

۳۳۔ قاضی احمد: شوق نامہ، (قلمی)

۳۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۳۲

نوٹ:۔ خلفاء میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں (۱) حضرت شاہ حسین (۲) سید میاں نور شاہ کنڈائی (۳) مخدوم میاں عبدالوالی (۴) میاں عبدالکریم پگارد رحمہم اللہ (اولیائے نقشبند، ص ۱۳۶)

۳۵۔ پیر محمد جیو، حضرت قاضی احمد یا ان کے مرشد حضرت محمد زماں شاہ کے خلیفہ معلوم ہوتے ہیں، ایک مکتوب میں ان کو "زبدۃ الخلفاء" تحریر فرمایا ہے۔ مسعود

یار صبا :دیان تو، باغ خدا از آن تو
بالا بلا گردان تو، شاخ چمن، سرو چمان

یعقوب گریانت شده، ایوب حیرانت شده
صالح حدی خوانت شده، ای یکه تاز لا مکان
خضر ست گویان "العطش" موسی باءیمن گشته غش
یعقوب شد بینا کیش، در یادت ای جان جهان
بهر خدا مرہم بنہ، از کار من بکشا گره
فریاد رس دادی بده، دستی بما افتادگان
مولیٰ زپا افتاده ام، دارم شها چشم کرم
مهر عرب، ماه عجم، رحمی بحال بندگان
شکر بده گو یک سخن، تلخ است بر من جان من
بار نقاب از رخ فگن، بهر رضائی خسته جان

-- ○ ☆ ○ --

۲۱

دلفگارے آبلہ پائی بشہر جود تو
از بیابان بلا افتاد و خیزان آمدہ

تازہ فریادی برآوردہ‌ای مسیحا بردرت
کہنہ رنجوری کہ از غم بر لبش جان آمدہ

زہر نوش جام غم، در حسرت فیہ شفاء
زانگبین رحمتت یکہ جرعہ جویان آمدہ

بہرآن رنگین ادا گلبرگ چند، آل رسول
برکش از دل خار آلامی کہ درجان آمدہ

احمد نوری درین ظلمات رنج و تشنگی
رہنمائم سوئی تو، ای آب حیوان آمدہ

ای زلال چشمہ کوثر لب سیراب تو
بر در پاکت رضا باجان سوزاں آمدہ

سیاح فضای لامکانی
محبوب خدای دو جهانی

معصوم توئی مگر ز رحمت
گریان بگناه امت آنی

در نقشہ ناخن تو گرید
مانی بقلم' قلم بمانی

ای عشق نبی' تو عاشقان را
آرام دل و قرار جانی

شمع از پروانہ تو آموخت
این گونہ زبان و بی زبانی

درد آں گوید کہ تو مپرسی
نالہ کند آنکہ تو ندانی

دل می سوزد چنان کہ دیدی
حالی داند چنان کہ دانی

مولای رضا' رضا چہ دانی
علم تو حال من کفانی

○

یارب ز من بر شہ ابرار، درودی
بر سید و مولائی من زار، درودی
بر آبروی آن قبلہ قوسین سلامی
بر چشم خطا پوش، عطا بار، درودی
بر شہد لبش ہمچو مسیحائی لب او
جان بخش ہزاراں دل بیمار، درودی
بر گوش نبی کان کرم باد سلامی
بر طرۂ آن گیسوئی خمدار، درودی
چوں رفرفش از دائرۂ این و متی پاک
برجستہ بیک شوخی رفتار، درودی
خاک در او باش، رضا تا ز کرامت
خود بشنوی از ہر در و دیوار، درودی

# مثنوی

○

گریه کن بلبلا از رنج و غم
چاک کن ای گل گریبان از الم

سنبلا از سینه برکش آه سرد
ای قمر از فرط غم شو روئی زرد

هان صنوبر خیز فریادی بکن
طوطیا جز ناله ترک هر سخن

چهره سرخ از اشک خونی هر گلیست
خون شو ای غنچه زمان خنده نیست

پاره شو ای سینه مه همچو من
داغ شو ای لاله خونین کفن

خرمن عیشت بسوز ای برق تیز
ای زمین بر فرق خود خاکی بریز

آفتابا آتش غم بر فروز
شب رسید ای شمع روشن خوش بسوز

همچو ابر ای بحر در گریه بجوش
آسمانا جامه ماتم به پوش

خشک شو ای قلزم از فرط بکا
جوش زن ای چشمهٔ چشم زکا
کن ظهور ای مهدی عالی جناب
بر زمین آ عیسیٔ گردون قباب
آه آه از ضعف اسلام آه آه
آه آه نفس خودکام آه آه

---

در دو عالم نیست مثل آن شاه را
در فضیلتها و در قرب خدا
ماسوی الله نیست مثلش از یکی
برتراست از وی خدا ای مهتدی
انبیاء سابقین ای محتشم
شمعها بودند در لیل و ظلم
درمیان ظلمت و ظلم و غلو
مستنیر از نور هر یک قوم او
آفتاب خاتمیت شد بلند
مهر آمد شمعها خامش شدند
نور حق از شرق بی مثلی بتافت
عالمی از تابش او کام یافت
دفعة برخاست اندر مدح او

دفعته برخاست اندر مدح او
از زبانها شور لامثل له

---

ابر نیسان ست این ابر کرم
در رخشان آفرین در تعریم
قطرهٔ کز وی چکید اندر صدف
گوهر رخشنده شد با صد شرف
بحر زاخر شرع پاک مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
وان صدف عرش خلافت ای فتا
قطره ها آن چار بزم آرائی او
زانکه او رکل بود وشان اجزائی او
برگهای آن گل زیبا بدند
رنگ و بوی احمدی می داشتند
قصد کاری کرد آن شاه جواد
هر یکی انی له گویان ستاد
جنبش ابرو نه تکلیف کلام
خود بود این کار آخر و السلام
آن عتیق الله امام المتقین
بود قلب خاشع سلطان دین

وان عمر حق گو زبان آن جناب
ینطق الحق علیه والصواب
بود عثمان شرگین چشم نبی
تیغ زن دست جواد او علی
نیست گر دست نبی شیر خدا
چون ید الله نام آمد مر او را
دست احمد عین دست ذوالجلال
آمد اندر بیعت و اندر قتال
سنگریزه می زند دست جناب
مارمیت اذ رمیت آید خطاب
وصف اہل بیت آمد ای رشید
فوق ایدیهم ید الله المجید
شرح این معنی برون از آگہی ست
پا نہادن اندرین راہ بی ہی ست
تا ابد گر شرح این معضل کنم
جز تحیر ہیچ نبود حاصلم
ربنا سبحنک لیس لنا
علم شی غیر ما علمتنا
گفته گفت چون سخن این جا رسید
خامه گوہر فشان دامان چپید

ملهم غیبی سروش راز دان
دامنم بگرفت کای آتش زبان

در خور فهمت نباشد این سخن
بس کن و بیهوده وش خامی مکن

اصفیا هم اندرین جا خامشند
از مَنی کلت لسانه بی هشند !

راز ها بر قلب شان مستور نیست
لیک افشا کردنش دستور نیست

هر کجا گنجی ودیعت داشتند
قفل بر در بر حفظش بسته اند

درد دل شان گنج اسرار ای اخو
بر لب شان قفل امر انصتوا

روز آخر گشت و باقی این کلام
ختم کن انی نه طرف التمام

نغز گفت آن مولوی مستند
راز ما را روز کی گنجا بود

الغرض شد مثل آن عالی جناب
سایه سان معدوم پیش آفتاب

ای خدا ای مهربان مولای من
ای انیس خلوت شبهای من

ای کریم و کارساز بی نیاز
دائم الاحسان شه بنده نواز

ای بیادت ناله مرغ سحر
ای که ذکرت مرهم زخم جگر

ای که نامت راحت جان و دلم
ای که فضل تو کفیل مشکلم

هر دو عالم بنده اکرام تو
صد چو جان من فدای نام تو

ماخطا آریم تو بخشش کنی
نعره انی غفور میزنی

الله الله زین طرف جرم و خطا
الله الله زان طرف رحم و عطا

زهر ما خواهیم و تو شکر دهی
خیر را دانیم شرّ از گمرهی

تو فرستادی بما روشن کتاب
میکنی با ما باحکامت خطاب

از طفیل آن صراط مستقیم
قوتی اسلام را ده، ای کریم!

بهر اسلامی هزاران فتنه ها
یک مه و صد داغ، فریاد ای خدا

بهر مردان رہبت ای بی نیاز
مردمان درخواب، ایشان درنماز

ای خدا بهر جناب مصطفیٰ ﷺ
چار یار پاک و آل با صفا

بهر آب گریه تر دامنان
بهر شور خندهٔ طاعت کنان

بهر اشک گرم دوران از نگار
بهر آن سرد مهجوران زیار

بهر جیب چاک، عشق نامراد
بهر خون پاک، مردان جهاد

پر کن از مقصد، تهی دامان ما
از تو پذرفتن، زما کردن دعا

هیچ می آید زدست عاجزان
جز دعای نیم شب، ای مستعان

بلکه کار تست اجابت ای صمد
وین دعا هم محض توفیقت بود

ماکه بودیم و دعائی ماچه بود
فضل تو دل داد ای رب ودود

ذره بر روی خاک افتاده بود
آفتابی آمد و روشن نمود

تکیه بر رب کرد عبد مستهان
اوست بس مارا ملاذ و مستعان

کیست مولائی به از رب جلیل
حسبنا الله ربنا نعم الوکیل

چون بدین پایه رساندم مثنوی
به تمامش بر کلام مولوی

تاختامه مسک گویند اهل دین
زانکه مشک است آں کلام مستبین

چون فتاد از روزن دل آفتاب
ختم شد والله اعلم بالصواب

# رباعیات

پاپیت ای آنکه چوں تو احسن نبود
بر گردن قوم تا مبرہن نبود
سر تا بقدم تو منت حق باشی
خود منت حق کرابہ گردن نبود

○

ای خدمت در گاہ تو دین جبریل
روشن سجودی تو جبین جبریل
جولانگہ خدام جنابت باشد
سدرہ کہ بود شاہ نشین جبریل